77

تنظیم اور تحریک

تنظیم اور تحریک ایک ہی اجتماعیت کے دو نام ہیں۔ چند بنیادی خصوصیات جن کا تعلق کسی بھی اجتماعیت سے ہوسکتا ہے دونوں میں مشترک ہیں، مثلاً: قیادت، منصب، دستور، قواعد، ممبران، ڈھانچا وغیرہ۔ لیکن تحریک کی چند مخصوص جوہری خصوصیات ہیں جو اگر کسی تنظیم میں پائی جائیں تو وہ تنظیم سے بلند ہوکر تحریک کا روپ دھار لیتی ہے، ورنہ وہ اجتماعیت تنظیم کے سانچے میں ڈھل کر بالآخر جمود کا شکار ہوجاتی ہے۔ وہ نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

۱- **حالات کے مطابق مقاصد کے حصول کے لیے حکمت عملی کا تعین:** دونوں مقاصد کے تحت وجود میں آتی ہیں لیکن تحریک پروان چڑھتی ہے جب حالات کا اِدراک کرتے ہوئے، مقاصد کو اہداف کی شکل میں ڈھال کر حکمت عملی کی وضاحت اور ترتیب مسلسل تبدیل کی جاتی ہے۔

۲- **حکمت عملی کے مطابق تنظیمی ڈھانچے کی تشکیل:** تحریک کے لیے تنظیم گاڑی کے پہیے کی طرح ہے۔ اسے حکمت عملی کے تابع ہونا ہے نہ کہ حکمت عملی کو تنظیمی ڈھانچے کے ___ تحریک مقاصد پر نظر رکھتے ہوئے جو حکمت عملی طے کرے، وہ تنظیمی ڈھانچے کو ہم آہنگ ہونے پر یقینی بناتی ہے۔

۳- **حکمت عملی کے مطابق کرداروں کی تشکیل:** تنظیم کا دارومدار مناصب اور قواعد پر ہوتا ہے۔ تحریک کا وجود اِن کرداروں کا متلاشی ہوتا ہے جو کارکردگی کی ضمانت دیں۔ تنظیم اپنے قواعد کی پابند ہوتی ہے اور روایات کی اسیر بن کر استحکام کو تلاش کرتی ہے۔ تحریک تبدیلی کی خوگر ہوتی ہے اور تبدیلی لانے کے لیے روایات کے بجائے اقدار کو اصل قرار دیتی ہے۔ اقدار کے مطابق نئی روایات کو جنم دیتی ہے۔

۴- **سرحدوں کا انکار:** تنظیم کی بنیادی خصوصیّت یہ ہوتی ہے کہ بڑے شوق سے ہر وقت وہ طے کرتی رہتی ہے کہ کون اندر ہے اور کس درجے میں اندر ہے، اور کون باہر ہے اور کس انداز سے باہر ہے___ تحریک اندر اور باہر کی تفریق مٹا دیتی ہے اور کاررواں کی مانند ہر ایک کو شریکِ سفر مان کر اعتماد دیتی ہے۔

۵- **مستقبل کی تلاش حال میں:** تنظیم ماضی کا بوجھ اُٹھا کر حال میں چلنے کی کوشش کرتی ہے، جب کہ تحریک مستقبل کا خواب سجائے حال کو متاثر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

سنابل العلم